ایاتھا ۳ سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ مَکِّیَّۃٌ ۱۰۸ رکوعھا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝۱ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝۳

"بے شک ہم نے آپ کو (جو کچھ عطا کیا) بے حد وحساب عطا کیا۔ پس آپ نماز پڑھا کریں اپنے رب کے لیے اور قربانی دیں (اسی کی خاطر)۔ یقیناً آپ کا جو دشمن ہے وہی بے نام (ونشان) ہوگا"۔

ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۃ اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ لگا۔ اور لوگ مضطرب اور غیر مرتب ہو گئے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (نماز پڑھانے کے لیے) آگے بڑھے اور قرآن کریم میں سے دو انتہائی چھوٹی سورتوں کی قرأت کے ساتھ نماز مکمل کی۔ یعنی اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ اور اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ۔

امام بیہقی نے سنن میں حضرت ابن شبرمہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قرآن کریم میں تین آیات سے کم کوئی سورت نہیں۔

امام طستی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے ان سے کہا: کہ مجھے ارشاد باری تعالیٰ اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ کے بارے کچھ بتائیے۔ تو آپ نے فرمایا: یہ جنت کے اندر ایک نہر ہے۔ اس کے دونوں کناروں پر موتیوں اور یاقوت کے گنبد ہیں۔ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج اور خدام ہیں۔ حضرت نافع نے کہا: کون سی شے ہے جس کے سبب اس کا ذکر کیا گیا؟ تو آپ نے فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب صفا میں داخل ہوئے اور باب مروہ سے باہر نکلے۔ تو عاص بن وائل سہمی آپ کے سامنے آگیا۔ پھر عاص قریش کی طرف لوٹ کر گیا۔ تو قریش نے اسے کہا: اے ابو عمرو! ابھی تیرا واسطہ کس سے پڑا ہے؟ اس نے جواب دیا: وہ ابتر تھا۔ اور اس سے اس کی مراد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ سورت (الکوثر) نازل فرمائی۔ یعنی آپ کا دشمن عاص بن وائل ہی خیر سے خالی (اور بے نام و نشان) ہے۔ اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم جہاں میرا ذکر کیا جائے گا میرے ساتھ آپ کا ذکر بھی کیا جائے گا۔ اور جس نے میرا ذکر کیا اور آپ کا ذکر نہ کیا تو اس کے لیے جنت میں کوئی حصہ نہیں۔ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: کیا عرب میں یہ معنی معروف ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو نہیں سنا۔؟ وہ کہتے ہیں:

وَحَبَاهُ الْاِلٰهُ بِالْكَوْثَرِ الْاَكْبَرِ فِيْهِ النَّعِيْمُ وَالْخَيْرَاتُ

marfat.com

Marfat.com

''اللہ تعالیٰ (جو عظمت و کبریائی میں سب سے بڑا ہے) نے آپ کو کوثر عطا فرمایا۔ اس میں (بے شمار) نعمتیں اور خیرات و برکات ہیں''۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن جریر، ابن منذر، ابن مردویہ اور بیہقی نے سنن میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہلکی سی نیند کی۔ اور پھر تبسم فرماتے ہوئے اپنا سر اٹھایا اور ارشاد فرمایا: ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے مکمل سورۃ الکوثر پڑھی۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک نہر ہے جو میرے رب نے جنت میں مجھے عطا فرمائی ہے۔ اس میں خیر کثیر ہے، قیامت کے دن میری امت اس پر آئے گی (اور اس سے سیراب ہوگی) اس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں۔ ان میں سے ایک بندے کو کھینچ کر نکال لیا جائے گا۔ تو میں کہوں گا اے میرے پروردگار! یہ بھی میری امت میں سے ہے۔ تو کہا جائے گا بلاشبہ آپ وہ نہیں جانتے ہیں جو کچھ اس نے آپ کے بعد کیا ہے۔(1)

امام مسلم اور بیہقی رحمہما اللہ نے ایک دوسری سند سے اس طرح بیان کیا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور آخر سورت تک یہ سورۃ الکوثر پڑھی۔ علامہ بیہقی نے کہا ہے کہ اہل التفاسیر والمغازی کے درمیان یہ مشہور ہے کہ یہ سورت مکی ہے اور یہ الفاظ اس کے مخالف نہیں ہیں۔ پس مشابہ ہونا اولیٰ ہے۔

امام طبرانی، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے یہ آیت اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ پڑھی۔(2)

امام احمد، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے یہ آیت اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ پڑھی اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے کوثر عطا کی گئی۔ پس یہ جنت میں ایک نہر ہے جو جاری ہے اور اس میں کوئی شگاف نہیں۔ اس کے دونوں کناروں پر موتوں کے گنبد ہیں۔ میں نے اپنا ہاتھ اس کی مٹی تک مارا۔ تو وہ انتہائی خوشبودار کستوری تھی اور اس کے سنگریزے موتی ہیں۔

امام طیالسی، ابن ابی شیبہ، احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا۔ تو اچانک میں ایک ایسی نہر پر پہنچا۔ جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے خیمے تھے۔ تو میں نے اپنا ہاتھ وہاں تک مارا جہاں پانی چل رہا تھا۔ تو وہ انتہائی خوشبودار کستوری تھی۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! علیہ السلام یہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا: یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔(3)

امام احمد، ترمذی، ابن جریر، ابن منذر، حاکم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کوثر کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جنت میں ایک نہر ہے جو میرے

1۔ صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 172، قدیمی کتب خانہ کراچی
2۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 281 (3015)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ مسند امام احمد، جلد 3، صفحہ 103، دار صادر بیروت

marfat.com

Marfat.com

رب نے مجھے عطا فرمائی ہے۔ یقیناً وہ دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ اس میں پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹ کی طرح ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم بے شک وہ بڑے آسودہ حال اور موٹے ہوں گے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اس کے پھل اس سے بھی بڑھ کر ملائم، لذیذ اور راحت بخش ہیں۔ (1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کوثر عطا کی گئی ہے۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کوثر کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جنت میں ایک نہر ہے اس کا طول وعرض اتنا ہے جتنا مشرق ومغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔ جو کوئی اس سے پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ اور جو کوئی وضو کرے گا وہ کبھی پراگندہ اور غبار آلود نہیں ہوگا۔ اس سے وہ نہیں پیئے گا جس نے میرے عہد کو توڑ دیا اور نہ ہی وہ جس نے میرے اہل بیت کو قتل کیا۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ترمذی اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عطاء بن السائب رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ محارب بن دثار نے مجھے کہا: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کوثر کے بارے کیا فرمایا؟ تو میں نے کہا انہوں نے ہمیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ اس سے مراد خیر کثیر ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ تو نے سچ کہا ہے قسم بخدا! بلاشبہ یہ خیر کثیر کے لیے ہے۔ لیکن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوثر جنت میں ایک نہر ہے اس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں، وہ موتیوں اور یاقوت پر جاری ہے، اس کی مٹی کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ، بخاری، ابن جریر اور ابن مردویہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ ان سے کوثر کے بارے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ نہر ہے جو تمہارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت کے اندر عطا کی گئی ہے۔ اس کے دونوں کناروں پر موتی ہیں جو اندر سے خالی ہیں اور اس پر ستاروں کی تعداد کے برابر برتن اور لوٹے پڑے ہوئے ہیں۔ (3)

امام ابن جریر اور ابن مردویہ نے ابن ابی نجیح کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: الکوثر سے مراد خیر کثیر ہے۔ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ جنت میں ایک نہر ہے۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ جنت میں ایک نہر ہے جو کوئی اپنے کانوں میں انگلیاں داخل کرے گا وہ اس نہر کے چلنے کی آواز سنے گا۔ (4)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کوثر عطا کی گئی۔ اس کے برتن ستاروں کی تعداد کی طرح ہیں۔

ابن مردویہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور آپ نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 394، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 172، وزارت تعلیم اسلام آباد
3۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 742، قدیمی کتب خانہ کراچی 4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 93-91-390

marfat.com
Marfat.com

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: کوثر ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور نبی رحمت محمد مصطفےٰ ﷺ کو جنت میں عطا فرمائی۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ کوثر جنت میں ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے اور چاندی کے ہیں۔ وہ یاقوت اور موتیوں پر جاری ہے۔ اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ (1)

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ کوثر جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کی گہرائی ستر ہزار فرسخ ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس کے دونوں کنارے موتیوں، یاقوت اور زبرجد کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے تمام انبیاء علیہم السلام میں سے صرف اور صرف حضور نبی رحمت محمد مصطفےٰ ﷺ کے لیے خاص کیا ہے۔

امام بخاری، ابن جریر اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت ابو بشر کی سند سے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: کہ کوثر سے مراد وہ خیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمائی۔ ابو الشر نے کہا: میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: کہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ کوثر جنت کی ایک نہر ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: وہ نہر جو جنت میں ہے وہ بھی اسی خیر میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمایا۔ (2)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے الاوسط میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ کوثر جنت میں ایک وسیع نہر ہے۔ اس پر سونے اور چاندی کے برتن ہیں جن کی تعداد کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (3)

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے اور آپ کو گھر پر نہ پایا۔ تو آپ ﷺ نے ان کی زوجہ محترمہ سے ان کے بارے پوچھا؟ تو اس نے عرض کی: ابھی باہر گئے ہیں۔ کیا آپ اندر تشریف نہیں لائے گے، یارسول اللہ! ﷺ چنانچہ آپ اندر داخل ہوئے۔ تو اس نے آپ کو حلوہ پیش کیا تو آپ نے وہ تناول فرمایا۔ پھر اس نے کہا: یارسول اللہ! ﷺ آپ کو مبارک باد! آپ تشریف لاتے میں آپ کے پاس حاضر ہونے کا ارادہ رکھتی تھی تا کہ آپ کو مبارک باد پیش کروں، کیونکہ ابو عمارہ نے مجھے بتایا ہے کہ آپ کو جنت میں ایک نہر عطا کی گئی ہے جسے کوثر کہا جاتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس کی زمین یاقوت، مرجان، زبرجد اور موتیوں کی ہے۔ (4)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عمرو بن شعیب اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کوثر کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جنت کی نہروں میں سے ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے۔ اس کا عرض اتنا ہے جتنا ایلہ اور عدن کے درمیان فاصلہ ہے۔ اس نے عرض کی:

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 390، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 742، قدیمی کتب خانہ کراچی

3۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 301 (11526)، دار الفکر بیروت 4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 395

marfat.com

Marfat.com

یارسول اللہ! ﷺ کیا اس کی مٹی یا کیچڑ بھی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں وہ سفید کستوری ہے۔ پھر اس نے عرض کی: کیا اس کے سنگریزے اور کنکریاں بھی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں اس کی کنکریاں ہیرے، جواہر ہیں اور اس کے سنگریزے موتی ہیں۔ اس نے پھر عرض کی: کیا اس کے درخت بھی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں اس کے دونوں کناروں پر سونے کے تازہ درخت ہیں جن کی شاخیں لمبی اس پر جھکی ہوئی ہیں۔ اس نے عرض کی: کیا ان شاخوں کے ساتھ پھل بھی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ وہاں سرخ یاقوت اور سبز زبرجد کی کئی اقسام اگتی ہیں۔ اس میں کپ، برتن اور پیالے بھی ہیں۔ جو کوئی ان سے پینے کا ارادہ کرے گا وہ اس کی طرف دوڑ کر آئیں گے۔ وہ اس کے وسط میں بکھرے ہوئے ہیں گویا کہ وہ چمکتے دمکتے ستارے ہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ کوثر جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے گنبد ہیں جن میں حضور نبی رحمت ﷺ کی ازواج مطہرات ہوں گی۔

امام ہناد اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول بیان کیا ہے: جو یہ پسند کرے کہ وہ کوثر کے چلنے کی آواز سنے، تو اسے چاہیے وہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں رکھے۔ (1)

ابن جریر اور ابن عساکر نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ کوثر سے مراد دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے۔ (2)

امام ہناد، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ کوثر سے مراد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور نبی رحمت ﷺ کو نبوت، خیر اور قرآن عطا فرمایا ہے۔ (3)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کوثر سے مراد قرآن ہے۔

امام ابن ابی حاتم، حاکم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ پر یہ سورت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام سے کہا: یہ قربانی کیا ہے جس کا حکم میرے رب نے مجھے دیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وانحر سے مراد ذبح کرنا نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم ارشاد فرما رہا ہے کہ جب آپ نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہیں تو آپ اپنے ہاتھوں کو اٹھائیں (یعنی رفع یدین کریں) جب آپ تکبیر کہیں، جب رکوع کریں اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھائیں۔ کیونکہ یہ ہماری نماز ہے اور ان ملائکہ کی نماز ہے جو سات آسمانوں میں مقیم ہیں۔ بے شک ہر شے کے لیے کوئی زینت اور خوبصورتی ہوتی ہے اور نماز کی زینت ہر تکبیر کے وقت رفع یدین کرنا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رفع یدین اسی اطاعت و عاجزی میں سے ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا: فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ﴿٧٦﴾ (المومنون) (4) (مسئلہ:5)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 391، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 393 3۔ ایضاً

4۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 586 (3981)، دار الکتب العلمیہ بیروت

5۔ مسئلہ زیر غور: نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کا کیا حکم ہے؟ مختصر وضاحت فرما دیں۔

احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ، حضرت فاروق اعظم، حضرت عبداللہ بن مسعود اور دیگر صحابہ کرام اور تابعین (بقیہ اگلے صفحہ پر)

marfat.com
Marfat.com

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ فَصَلِّ لِرَبِّكَ کا معنی ہے اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے وَانْحَرْ فرمایا: آپ تکبیر افتتاح کہتے وقت رفع یدین کریں۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کی تفسیر اس طرح بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول معظم ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ جب آپ نماز کے لیے تکبیر کہیں تو اپنے ہاتھ اپنے سینے تک بلند کریں۔ پس یہی نحر ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے مصنف میں، بخاری نے تاریخ میں، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، دارقطنی نے الافراد میں، ابو الشیخ، حاکم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کے تحت فرمایا: کہ آپ نے نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی کلائی کے درمیان رکھا اور پھر دونوں کو اپنے سینے پر رکھا۔(2)

امام ابوالشیخ اور بیہقی رحمہما اللہ نے سنن میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔(3)

امام ابن ابی حاتم، ابن شاہین نے السنۃ میں، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کے تحت یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ نے نماز میں تکبیر تحریمہ کہہ کر دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔(4)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے اسی آیت کے تحت حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب آپ نماز پڑھیں اور اپنا سر رکوع سے اٹھائیں تو سیدھے کھڑے ہو جائیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابوالاحوص رحمۃ اللہ علیہ نے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ آپ اپنے سینہ

(بقیہ پچھلا صفحہ) صرف تکبیر تحریمہ کہتے وقت رفع یدین کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "قال قال عبداللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الافی اول مرۃ" قال ابو عیسیٰ حدیث ابن مسعود حدیث حسن و بہ یقول غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم التابعین" کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہارے سامنے رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ پڑھوں؟ پھر آپ نے نماز پڑھی اور صرف شروع نماز میں رفع یدین کیا۔ ابوعیسیٰ ترمذی نے فرمایا حضرت ابن مسعود کی حدیث حسن ہے اور بہت سے علماء صحابہ کرام اور تابعین بھی یہی فرماتے ہیں۔ (ترمذی، جلد 1، صفحہ 30)

اور بعض روایات میں جو رکوع سے پہلے اور بعد رفع یدین کرنا ثابت ہے تو وہ حکم پہلے تھا لیکن بعد میں منسوخ ہو گیا۔ جیسا کہ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ "بدانہ رای رجلا یرفع یدیہ فی الصلوٰۃ عند الرکوع وعند رفع راسہ من الرکوع فقال لہ لا تفعل فانہ شی فعلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم ترکہ" یعنی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو رکوع کرتے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے دیکھا تو آپ نے اسے فرمایا: ایسا نہ کرو۔ کیونکہ یہ ایسا عمل ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے پہلے کیا اور پھر چھوڑ دیا۔ مختصراً معلوم یہ ہوا کہ رفع یدین فقط تکبیر تحریمہ کے وقت کرنا چاہیے۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 397، داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 396
3۔ معرفۃ السنن والآثار، جلد 14، صفحہ 19 (2979)، دار قتیبہ دمشق
4۔ ایضاً، جلد 14، صفحہ 19 (18909)

marfat.com

Marfat.com

کے ساتھ قبلہ شریف کی طرف متوجہ ہوں۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ آپ اپنے رب کے لیے فرض نماز پڑھیے اور (اسی کے بارگاہ میں) سوال کیجئے۔(1)

ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ فَصَلِّ لِرَبِّكَ کا معنی ہے: اپنے رب کا شکر ادا کیجئے۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ آیت حدیبیہ کے دن نازل ہوئی حضرت جبرائیل امین علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہا: آپ قربانی کے جانور ذبح کر دیجئے اور واپس تشریف لے جائیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور قربانی کے متعلق خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ پھر قربانی کے اونٹوں کی جانب متوجہ ہوئے اور انہیں نحر کیا۔ پس اسی کے بارے اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہا ہے: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔(2)

امام عبدالرزاق، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد، حضرت عطاء اور حضرت عکرمہ رحمہم اللہ تعالیٰ سے فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ آپ صبح کی نماز مزدلفہ میں ادا کیجئے اور قربانی کا جانور منیٰ میں ذبح کیجئے۔(3)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کہ فَصَلِّ لِرَبِّكَ سے مراد فرض نماز ہے اور وَانْحَرْ سے مراد عید الاضحیٰ کے دن جانور ذبح کرنا ہے۔(4)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وَانْحَرْ سے مراد ہے: آپ اضحیٰ کے دن قربانی دیجئے اور النحر کا معنی اونٹ کو نحر کرنا (اور جانور کو ذبح کرنا) ہے۔(5)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ آیت میں نماز سے مراد عید کی نماز ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہے کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: وَانْحَرْ کا معنی ہے آپ جانور ذبح کیجئے۔

ابن جریر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (عید کی) نماز سے پہلے قربانی کے جانور ذبح کرتے تھے۔ تو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم ارشاد فرمایا کہ آپ پہلے نماز پڑھیں اور پھر قربانی کریں۔(6)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے: پس آپ قربانی کے دن دعا کیجئے۔(7)

امام عبدالرزاق، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی فرمائی تو قریش نے کہا: ہم میں سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بے نام و نشان ہے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی: اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔(8)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 399، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً 3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 397 4۔ ایضاً
5۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 398 6۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 397
7۔ سنن کبریٰ از بیہقی، جلد 9، صفحہ 259، دار الفکر بیروت 8۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 401

marfat.com

Marfat.com

امام بزار، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ کعب بن اشرف مکہ مکرمہ میں آیا۔ تو قریش نے اسے کہا: تو اہل مدینہ میں سے بہتر و افضل ہے اور اس کا سردار ہے۔ کیا تو اس صابی کی طرف دیکھتا نہیں جو اپنی قوم میں ابتر ہے اور گمان یہ کرتا ہے کہ وہ ہم سے بہتر ہے۔ اور ہم حاجیوں کے میزبان ہیں، پانی پلانے کا انتظام کرنے والے ہیں اور کعبہ معظمہ کے خدمت گار ہیں؟ تو کعب نے کہا: تم اس سے بہتر اور افضل ہو۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ اور یہ آیت بھی نازل ہوئی: اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۝ (النساء)(1)

امام طبرانی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب حضور نبی مکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا وصال ہوا تو مشرکین آپس میں ایک دوسرے کے پاس چل کر گئے اور کہنے لگے: بے شک یہ صابی آج کی رات بے نام ونشان ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے مکمل سورۃ الکوثر نازل فرمائی۔(2)

امام ابن سعد اور ابن عساکر رحمہما اللہ نے حضرت کلبی کی سند سے حضرت ابو صالح سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بڑے صاحبزادے حضرت قاسم تھے، پھر حضرت زینب، پھر حضرت عبداللہ، پھر حضرت ام کلثوم، پھر حضرت فاطمہ اور پھر حضرت رقیہ رضی اللہ عنہن تھیں۔ پس حضرت قاسم فوت ہوئے۔ آپ کی اولاد میں سے مکہ مکرمہ میں سب سے اول فوت ہونے والے یہی تھے۔ پھر حضرت عبداللہ کا وصال ہوا۔ تو عاص بن وائل سہمی نے کہا: تحقیق ان کی تو نسل کٹ گئی اور یہ ابتر ہو گیا۔ تو جواب میں اللہ تعالیٰ نے اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ نازل فرمائی۔(3)

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ کی وساطت سے حضرت عبداللہ کو جنم دیا۔ پھر ان کے بعد بچے کی ولادت میں تاخیر ہو گئی (یعنی وقفہ زیادہ ہو گیا)۔ پس اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ کسی آدمی سے گفتگو فرما رہے تھے۔ اور عاص بن وائل آپ کی طرف دیکھنے لگا۔ جب اس آدمی نے اس سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ تو اس نے جواب دیا: یہ ابتر ہے یعنی نبی مکرم ﷺ۔ کیونکہ قریش میں جس آدمی کے گھر بچہ پیدا ہوتا۔ پھر اس کے بعد دوسرے بچے کی ولادت میں تاخیر ہو جاتی تو وہ کہتے: یہ ابتر ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ یعنی آپ کے ساتھ بغض وعداوت رکھنے والا یہی وہ ابتر ہے جو ہر خیر سے خالی ہے۔(4)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے دلائل میں حضرت محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے حضرت قاسم اس عمر کو پہنچے کہ وہ گھوڑے پر سوار ہو سکیں اور سرعت رفتاری کے ساتھ چلیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 401، (مفہوم) دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 300 (11525)، دار الفکر بیروت 3۔ تاریخ مدینہ دمشق، جلد 3، صفحہ 126، دار الفکر بیروت 4۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 128

marfat.com

Marfat.com

جان قبض کر لی۔ تو اس وقت عمرو بن عاص نے کہا: محمد (ﷺ) اپنے بیٹے کے وصال کے سبب ابتر ہو گئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ الکوثر نازل فرمائی اور فرمایا: اے محمد! ﷺ ہم نے آپ کو آپ کے صاحبزادے حضرت قاسم کے وصال کی مصیبت اور تلخی کے عوض بے حد وحساب عطا فرمایا: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ راوی نے کہا: بیہقی نے اسی طرح اس سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور یہ ضعیف ہے۔ اور مشہور ہے کہ یہ عاص بن وائل کے متعلق نازل ہوئی۔

امام زبیر بن بکار اور ابن عساکر رحمہما اللہ نے حضرت جعفر بن محمد رحمہ اللہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے حضرت قاسم مکہ مکرمہ میں فوت ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ ان کے جنازے سے آ رہے تھے کہ آپ ﷺ کا گزر عاص بن عائل اور اس کے بیٹے عمرو کے پاس سے ہوا۔ جب اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ تو اس نے کہا بلاشبہ میں اس سے عداوت و بغض رکھتا ہوں۔ تو عاص بن وائل نے کہا: اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ابتر ہو گیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ نازل فرمائی۔(1)

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ عاص بن وائل کے بارے نازل ہوئی۔(2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے۔ کہ جب کسی آدمی کا بیٹا فوت ہو جاتا، تو قریش کہا کرتے تھے ''بَتِرَ فُلَانٌ'' کہ فلاں بے نام ونشان ہو گیا۔ پس جب حضور نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے وصال فرما گئے تو عاص بن وائل نے کہا: آپ تو ابتر ہو گئے۔ اور الْاَبْتَرُ سے مراد منفرد ہونا اور اکیلا وتنہا رہ جانا ہے۔

امام ابن منذر، ابن جریر، عبدالرزاق، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اِنَّ شَانِئَكَ کا معنی ہے: بے شک آپ کے دشمن۔(3)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ اِنَّ شَانِئَكَ میں ابوجہل مراد ہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت شہر بن عطیہ رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے عقبہ بن ابی معیط کہتا تھا: کہ اس نبی (ﷺ) کے لیے کوئی بیٹا باقی نہیں رہے گا اور یہ ابتر ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ نازل فرمائی۔(4)

1۔ تاریخ مدینہ دمشق، جلد 3، صفحہ 125، دار الفکر بیروت

تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 400، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ ایضاً

3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 401

marfat.com

Marfat.com